علامہ اقبال مرحوم اور بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ

(حضرت اقدسؑ)

(ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم)
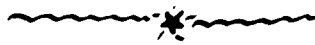
"مکرم ڈاکٹر اللہ بخش صاحب"

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عقائد

۱۔ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں۔

۲۔ ہم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور بالفاظ بانیٔ سلسلہ:-

"اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پرانا۔"

"جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بیدین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

"میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلعم پر ختم ہو گئی۔"

"ہم نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

۳۔ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب مانتے ہیں جس کا کوئی حکم منسوخ نہیں نہ قیامت تک منسوخ ہوگا۔

۴۔ ہم آنحضرت صلعم کے بعد مجددین کا آنا مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اس امت میں ایسے لوگ ضرور رہینگے جو حدیث نبوی دجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء کے مطابق انبیاء تو نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان سے یقینی اور قطعی الہام کے ذریعہ سے کلام کرے گا۔

۵۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام آئمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنت کے مسلم بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے ہوں اور نہ ہم کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کو تحقیر و نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۶۔ ہم ہر اس شخص کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے اصولاً مسلمان سمجھتے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

۷۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو زمانہ کا مجدد، مسیح و مہدی مانتے ہیں نیز انہیں زمرۂ انبیاء کا نہیں بلکہ زمرۂ اولیاء کا فرد یقین کرتے ہیں ان کے اپنے الفاظ ہیں "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔" "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور ان لوگوں نے مجھ پر افتراء کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔"

ہو چکا اِس دین کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

— علامہ اقبالؒ

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ ینسلون

(علامہ اقبالؒ)

ملک محمد جعفر خان ایڈووکیٹ مصنف کتاب "احمدیہ تحریک"

کی شہادت

"علامہ اقبالؒ جیسی شخصیت ایک وقت احمدیت سے متاثر رہ چکی ہے۔ اگر اس بات کی ناقابلِ تردید شہادت موجود نہ ہوتی اور خود علامہ اقبالؒ کا اپنا اعتراف نہ ہوتا تو میں" مصنف احمدیہ تحریک" کبھی باور نہ کرتا۔" ——— (احمدیہ تحریک صـ۳۵)

اس وقت علامہ اقبال مرحوم کی صد سالہ برسی کے موقعہ پر اخبارات کے خاص نمبر نکالے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ہم قارئین کرام کی خدمت میں علامہ اقبال کی زندگی سے متعلق چند واقعات پیش کرتے ہیں نیز آپ کے بعض اشعار بھی مندرج کیے جا رہے ہیں۔ جن سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اپنی ابتدائی زندگی میں علامہ صاحب نے حضرت اقدس مرزا صاحبؑ اور [illegible] احمدیہ لاہور سے کتنا زبردست تاثر و یقین حاصل کیا تھا ——— مکرم ڈاکٹر اللہ بخش صاحب

۱۔ اخبار "نوائے وقت" ۱۵؍ نومبر ۱۹۵۳ء میں مولوی غلام محی الدین قصوری کے حوالہ سے یہ امر شائع کیا گیا کہ ۱۸۹۷ء میں علامہ اقبال مرحوم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی یاد رہے کہ علامہ اقبال صاحب کے والد صاحب اور برادر اکبر جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ نیز علامہ صاحب کے اُستاد شمس العلماء حضرت مولانا سیّد میر حسن صاحب کی رائے حضرت اقدس کے بارہ میں یہ تھی کہ حضرت میرزا صاحب علیہ السلام ان بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ اور جو دُنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں:

۲۔ رسالہ "انڈین ریویو" کلکتہ ستمبر ۱۹۰۰ء میں علامہ صاحب کا یہ قول درج ہے:۔

"موجودہ ہندی مسلمانوں میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکّر ہیں"

۳:۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں علی گڑھ میں جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا۔ ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے۔ اور تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت اسے اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ "جسے فرقہ قادیانی" کہتے ہیں۔"

(ملّتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر ص۱۸ مطبوعہ مرغوب ایجنسی)

۴۔ حضرتِ اقدسؑ عاشقِ قرآن تھے

علامہ اقبالؒ نے حضرت مولانا محمد علیؒ کے روبرو اس امر کا اعتراف کیا کہ عاشقِ رسولؐ تو بہت ہوگذرے ہیں مگر عاشقِ قرآن صرف مرزا صاحبؑ ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب مؤخرالذکر علامہ صاحب کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے تو اس کا ذکر حضرت مولانا نے اپنے بیان میں یوں کیا ہے:۔

"ایک مرتبہ مجھے ایک بہت بڑے شخص یعنی ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ

عشق کرنے والے بہت لوگ نظر آتے ہیں۔ لیکن قرآن کے ساتھ عشق کرنے والے صرف "مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔"

(بیان حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ)

۵- علامہ اقبالؒ کے حضرت اقدسؑ اور جماعت احمدیہ کے زبردست تاثر ایک ناقابلِ تردید یہ ثبوت بھی ہے۔ کہ علامہ صاحب نے اپنے بڑے لڑکے آفتاب اقبال کو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کرایا تھا۔

علامہ صاحب کا اعتراف کہ ان کی مخالفت کا سبب بعد کے بگڑے ہوئے قادیانی عقائد و اعمال ہوئے تھے نہ کہ حضرت اقدسؑ اور جماعت احمدیہ لاہور کے معتقدات

۱۹۳۵ء میں جب علامہ صاحب نے جماعت قادیان کی مخالفت کی اور آپ سے اس تقریر کی بابت دریافت کیا گیا تو علامہ صاحب نے اپنی اس تقریر کو صحیح تسلیم کیا مگر اپنی رائے میں تبدیلی کے

جو جواز بتلائے آپ کے اپنے الفاظ میں وہ یہ ہیں :-

"مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس نہ وہ تقریر اصل انگریزی میں محفوظ ہے۔ اور نہ اُس کا اُردو ترجمہ جو مولانا ظفر علی خان نے کیا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ تقریر سنہ ۱۹۱۱ء یا اس سے قبل کی تھی اور مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں ہے۔ کہ اب سے رُبع صدی پیشتر مجھے اِس تحریک سے اچھے نتائج کی اُمید تھی لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل رُوح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اِس امر پر شاہد ہیں۔ کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک احمدیت کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے۔ معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اِس تحریک سے اسوقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت بانیٔ اِسلام کی نبوت سے اعلےٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مُسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی ؛"

(حرف اقبال صفحہ ۱۲۲)

" میں سر محمد اقبال کو اس واقعہ کا حوالہ دوں گا جو انہوں نے تھوڑا عرصہ ہوا مجھ سے بیان کیا۔ جب میں اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء میں ان کی عیادت کے لئے گیا

آپ نے فرمایا بانی تحریک احمدیت سیالکوٹ میں تھے۔ میاں فضل حسین صاحب ان دنوں میں سیالکوٹ میں وکالت کرتے تھے۔ ایک دن میاں صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے جا رہے تھے۔ جب میں نے ان سے معلوم کیا کہ وہ مرزا صاحب کی طرف جا رہے تو میں بھی ساتھ چل پڑا۔ بانی تحریک سے گفتگو کے دوران میاں سر فضل حسین صاحب نے سوال کیا کہ آپ ان لوگوں کو جو آپ پر ایمان نہیں لاتے کافر سمجھتے ہیں؟ تو مرزا صاحب فی الفور بول اٹھے کہ ہرگز نہیں (سر محمد اقبال کا بیان دوبارہ اہل قادیان۔ از مولینا محمد علیؒ) —

مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کی شہادت

" مولانا سید نذیر نیازی صاحب سے میری گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو میں انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے علامہ اقبال سے بھی میرے حوالہ کا ذکر کیا تھا جس پر علامہ موصوف نے فرمایا کہ بے شک انہوں نے مرزا صاحب سے اسی طرح سنا کہ وہ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں سمجھتے تھے۔ اور وہ ہزاروں کے مجمع میں یہ شہادت دینے کو تیار ہیں۔ اس کے علاوہ علامہ نے فرمایا کہ انہوں نے جو بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے وہ موجودہ قادیانی کشمکش کے سلسلہ میں تھا۔ جو قادیانی جماعت اور عامۃ المسلمین میں جاری ہے۔ جماعت لاہور کی طرف اس کا روئے سخن ہی نہیں تھا اور نہ ہی مرزا صاحب کے معتقدات پر تبصرہ منظور تھا۔ اس سے قبل ہمارے

معزز دوست راجہ حسن اختر صاحب نے بھی مجھ سے یہی فرمایا تھا کہ علامہ اقبال سے انہوں نے گفتگو فرمائی اور علامہ فرمانے لگے کہ ان کے بیان کا جماعت لاہور سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی مرزا صاحب کی شخصیت سے بلکہ ان کے سامنے وہ احمدیت تھی جس کا نقشہ آج کل قادیانیت کی شکل میں دنیا میں پیش ہو رہا ہے۔

(بیان مولانا محمد یعقوب خاں صاحب ایڈیٹر لائیٹ، پیغام صلح ۱۹/نومبر ۱۹۳۵ء)

علامہ اقبال مرحوم کے منظوم کلام کا نمونہ

موجودہ مغربی اقوام یاجوج ماجوج کی مصداق ہیں۔ نیز مغربی مادی اور دجالی تہذیب تباہ کن ہے۔

یہ امر مسلّمہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں مغربی اقوام کو دجال اور یاجوج ماجوج اگر کسی نے سب سے پہلے قرار دیا تو وہ حضرت اقدس مرزا صاحب ہی تھے اور اس امر کا اعتراف علامہ صاحب بھی یوں فرماتے ہیں۔ ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

قرآن کریم میں یہ آیت آئی ہے حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم

کل حدب ینسلون ۔ یعنی یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے
اور وہ تمام بلندیوں سے باہر نکل پڑیں گے
حرف ینسلون جو آپ نے اپنے مندرجہ شعر بالامیں استعمال کیا ہے۔ کا
اشارہ اسی آیت قرآنی کی طرف ہے۔
مغربی مادی تہذیب کے انجام کا ذکر علامہ صاحب اپنے اشعار میں یوں کرتے ہیں
دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دوکاں نہیں ہے۔
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہوگا۔
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی۔
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔
مغربی مادی تہذیب کی انجام کار بربادی وتباہی سے اس زمانہ میں اگر کسی نے سب سے
پہلے اطلاع دی تو کیا کوئی اس میں کلام ہے۔ کہ وہ حضرتِ اقدس ؑ ہی تھے جنہوں نے
یہ تنبیہ کی۔ مغربی اقوام کو جب آپ نے دجال اور یاجوج وماجوج کہا تو
کیا اس وقت علماء نے متفقہ طور پر اسی وجہ سے آپ کو کافر نہیں کہا تھا؟
پھر علامہ صاحب کا یہ فرمانا کہ قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کے ذکر کی اصل مصداق یہی
اقوام مغرب ہی ہیں۔ اور ان کی مادی تہذیب کا انجام کار حشر تباہی ہے، کس بندۂ خدا
کی ندا کی صدائے بازگشت ہے۔

۲۔ احیاءِ اسلام اور اسلامی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز

مغربی مادی تہذیب کی ناکامی اور بربادی کے نتیجہ میں اسلامی تہذیب و تعلیم کا احیاء ہونے والا ہے۔ اسلام پھر سے دوبارہ دُنیا میں غلبہ و فتح حاصل کریگا یہ نظریات بھی مسلمہ طور پر اس زمانہ میں حضرت اقدس مرزا صاحبؑ نے دُنیا کو دیئے چنانچہ یہ امور صرف نظریات و تصورات تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ حضرت مولانا محمد علیؒ کی تصنیفات اور حضرت خواجہ کمال الدینؒ کے انگلینڈ میں اسلامی مشن کے قیام کے ذریعہ اسلام اور قرآن کے بارہ میں ایک عالمگیر انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ علامہ صاحب اسی حقیقت کو اس طرح ادا کرتے ہیں:۔

سنا دیا گوشِ منتظر کو حجاز کی خامشی نے آخر ۔۔۔ جو عہد صحرائیوں سے باندھا گیا تھا پھر استوار ہوگا

نکل کے صحرا سے جس نے رُوما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا ۔۔۔ سُنا ہے قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے قدوسیوں سے سُنا ہے کہ اسلام کا سویا ہوا شیر اب پھر ہوشیار ہونے والا ہے۔ یہ کونسے قدوسی ہیں جن سے علامہ اقبالؒ نے غلبہ و فتح اسلام کا پیغام پھر سے سُنا؟ کیا حضرت اقدسؑ اور جماعت احمدیہ کے بغیر کوئی اور تحریک اس زمانہ میں اُٹھی جس نے نہ صرف غلبہ و فتح دین کا یقین اپنے پیروؤں میں پیدا کیا بلکہ انہی کی مساعی سے دنیا میں عالمگیر سطح پر فتح اسلام کے دروازے کھول کر رکھ دیئے گئے۔

۳۔ فتح و غلبہ اسلام کا یقین اور اس کا صحیح طریق کار

حضرت اقدسؑ اور آپکی جماعت نے فتح و غلبہ کا یقین قلوب میں جاگزین کر دیا۔ جیسے

کہ مسٹر فری لینڈ ایبٹ نے اپنی کتاب "اسلام اور پاکستان" میں اسکا اعتراف یُوں کیا ہے:
"جماعتِ احمدیہ نے دیگر ادیان کے بارے میں جسقدر دلائل پیش کئے ہیں زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ کے شدید ترین مخالفوں نے بھی انہیں بہ تمام و کمال قبول کر لیا ہے۔ آپکے تبلیغی جوش اور عیسائیت کیخلاف پے در پے اور کثیر الاشاعت حملوں سے اس جماعت نے مسلمانوں کی اکثریت کے دلوں میں مضبوط ایمان پیدا کر دیا ہے۔ گو یہ امر درست ہے کہ جمہور مسلمانوں میں مرزا غلام احمد کے ذاتی دعاوی نے مقبولیت حاصل نہیں کی اور آپ کی تحریک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ تاہم اس تحریک نے مسلمانوں کے قلوب میں یہ یقین و ایمان پیدا کر دیا ہے۔ کہ یُورپ کی موجودہ ترقی اور قوت کا سرچشمہ عیسائیت ہرگز نہیں، اور دُنیا کا سچا دین صرف اسلام ہے۔ اس تحریک کی بنیادی خصوصیت یہی ہے۔ مگر یہ امر کسقدر تعجب انگیز ہے۔ کہ جس تحریک کی ہر دو شاخوں نے دوسرے مذاہب کے مقابل دینِ اسلام کی حفاظت و توسیع کے میدان میں سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ پاک و ہند کے مسلمان سب سے زیادہ اسی جماعت کے خلاف صف آرا ہیں۔"

نہ صرف قلوب میں از سرِ نو یقین پیدا کیا بلکہ اس کا صحیح طریقِ کار بھی واضح کر دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ زمانہ اب اسلام کا جمالی زمانہ ہے۔ نہ کہ جلالی اور جسطرح پہلے زمانہ میں دینِ اسلام اپنی ظاہری طاقت اور شان و شوکت ظاہر کر چکا ہے۔ یہ زمانہ اس کی تعلیم کے حسن و خوبصورتی اور جمال و کشش کے اظہار کا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت اقدس

مرزا صاحب اسلام میں مثیل مسیح کے لقب سے ملقب ہوئے اور آپکی جماعت کا نام بھی اسی مناسبت کی رو سے احمدی رکھا گیا۔ علامہ اقبال مرحوم نہ صرف مغربی تہذیب کو دجالی تہذیب اور اسکے مقابل دین اسلام کے دوبارہ احیاء پر یقین کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جمالی طریق کار کو ہی اب کامیاب تبلاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا شعر ملاحظہ ہو۔

ہو چکا گو قوم کی شان جلالی کا ظہور ۔۔۔ ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

یہ شان جلالی اور شان جمالی کے ظہور کی اصطلاحیں کیا تحریک احمدیت سے مخصوص نہیں ؟ ظاہر پرست علماء تو اس امر کے ماننے سے ہی انکاری تھے۔ کہ اسلام بغیر ظاہری علامت کے کامیاب طور پر اشاعت پذیر ہو سکتا ہے۔ وہ تو کہتے تھے کہ امام مہدی و مسیح ناصری آکر تلوار اور جبر کے زور سے ہی اسلام پھیلائیں گے بغیر سب لوگ حضرت اقدسؑ اور جماعت احمدیہ کے اس نظریہ سے کہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار اور اخلاقی قوت کا ہے۔ سے سراسر منکر ہو رہے تھے۔ پھر جائے غور ہے کہ علامہ اقبال نے اسلام اور ملت کی شان جلالی کی بجائے شان جمالی کے ظہور کا نظریہ و یقین کہاں سے لیا ؟

۴۔ سیاست وطنیت اور علاقائی قومی عصبیت کی بجائے دین و مذاہب اور عالمگیر اخوت اسلامیہ کے راگ

ان امور پر تو علامہ صاحب نے پوری وضاحت سے اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو ۔ ملک و ملت ہے فقط حفظِ حرم کا اک ثمر
نسل گر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی ۔ اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہ گذر
جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائیگا ۔ ترکِ خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر

اکثر مسلم اقوام اب تلک رنگ و نسل، زبان و ثقافت پر اپنی اپنی علیحدہ قومیت کی بنا پر رکھ رہی ہیں۔ اسکی وجہ مغربی تصورِ قومیت ہے۔ نہ کہ اسلامی نظریہ، علامہ اقبال مسلمانوں کی اس غلطی کو کیسے واشگاف انداز میں بیان فرماتے ہیں:-

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر ۔ خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار ۔ قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں ۔ اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی۔

دین کو سیاست، قومیت اور وطنیت پہ ہر حال مقدم کرنے اور ایک عالمگیر اخوتِ اسلامیہ کی تعمیر کرنے میں اصل اسلام کی روح مضمر ہے چنانچہ اس کا تلخ تجربہ پاکستان کی وحدت کی جدائی یعنی مغربی و مشرقی حصّوں کی علیحدگی میں ہم دیکھ چکے ہیں پاکستان بننے کے بعد علماء اور لیڈرانِ قوم نے حقیقی دین اور اس کے تقاضوں کو مقدم کرنے کی بجائے سیاست، ہوس، دولت اور اقتدار کو ترجیح دے دی۔ اس سے پاکستان کی حکومت دو ٹکڑے ہو گئی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اسی لئے اپنے پیروؤں سے یہ عہد لیا تھا کہ

" میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ "

اور اسی کی روشنی میں علامہ اقبالؒ نے بھی اِس قسم کے ترانے گائے ہیں۔ ؎

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا۔ بِنا ہمارے حصارِ ملت کی اتحادِ وطن نہیں ہے۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے۔ جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے۔

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے۔ تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اسی سے

خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے۔ کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے۔ قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

یہ بت کہ تراشیدہ تہذیب نوی ہے۔ غارت گر کاشانۂ دین نبویؐ ہے۔

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے۔ اسلام ترا دیس ہے، تو مصطفوی ہے۔

علامہ صاحب نے ان اور ایسے دیگر اشعار میں دنیا پرستی کی بجائے دین کی راہوں کو مقدم کرنے کے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں خالصتاً دینی تحریک کیا بجز حقیقی تحریک احمدیت کے کوئی اور بھی ہے؟ کیا اس زمانہ میں رجوع الی القرآن والسنۃ المحمدیہ کی ندا سوائے حضرت اقدسؑ کے کسی اور نے دی؟ اگر یہ ایک ہی صدا ہے۔ جو اس زمانہ میں ساری دنیا میں سننے میں آئی ہے۔ اگر یہ صرف تحریک احمدیت اپنی اصل شکل میں ہے۔ جس نے مسلمان قوم کو از سرِ نو کلمہ و کعبہ کے مراکز اسلامیہ پر جمع و منظم کرنے کی سعی کی۔ تو کیا یہ کہنا صحیح نہیں کہ علامہ اقبال مرحوم کے یہ اشعار حضرت اقدسؑ اور آپ کی تحریک کی صدائے بازگشت ہی ہیں؟

۵۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور آپ کی تحریکِ احمدیت کا موقف ہی یہ ہے کہ جب تک قلوب میں خدا، قرآن، رسولِ خداؐ اور دینِ اسلام کی صداقت پر حتمی یقین پیدا نہیں ہوتا تب تک احیاء و نشاۃِ ثانیہ اسلامیہ کی تحریک پروان نہیں چڑھ سکتی۔ اس حتمی یقین پیدا کرنے کے لئے نہ صرف اصُول اسلام کو حضرت اقدسؑ نے نہایت مدلل و معقول پیرایہ میں پیش کیا بلکہ اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدہ اور تعلق باللہ کو بھی اس ضمن میں بطور شہادت پیش فرمایا۔ ایسے ہی ایمان و یقین کے بنیادی طور پر قلوب میں راسخ ہوجانے کے لئے علامہ مرحوم نے بھی اپنے اشعار میں ندا بلند کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا؟
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
ولایت۔ پادشاہی۔ علمِ اشیاء کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں فقط اک نقطۂ ایماں کی تفسیریں
یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

ان اشعار پر اگر ذرا غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ تحریکِ احمدیت نے ملّی قوت

کے سرچشمہ کو ایمان و عمل اور اخلاق و تنظیم سے جو وابستہ کرنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ تو یہ سب احمدیت کے نور کے پرتو کا نتیجہ ہی ہے۔ کہ اقبال مرحوم اس کی روشنی سے منور ہو کر اپنے منظوم کلام میں جان ڈالنے کا موجب ہوئے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اگر حضرت اقدسؑ اور آپ کی منجانب اللہ سچی تحریکِ احمدیت وجود میں نہ آئی ہوتی اور اس نے حقیقی اسلامی روح کا انکشاف نہ کیا ہوتا تو پھر اس کی غیر موجودگی میں بھی علامہ اقبال اس قسم کا منظوم کلام کہنے کے قابل ہوتے؟ کیونکہ آپ کے بچپن کا احمدی گھریلو ماحول، آپ کے لڑکپن کی مولانا میر حسن صاحب کی شاگردی اور آپ کا ذہنِ رسا نیز مفکرانہ انداز شعور سب ہمیں یہ ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ آپ کے دین و ایمان ۔ یقین و اعتقاد ۔ یاجوج ماجوج اور احیاء اسلام، شانِ جمالی کے ظہور ۔ اسلام و قرآن کے یہ ترانے واقعی احمدیت کی صدائے بازگشت ہیں:

؎

فراموشت شد اے قومِ احادیث نبیؐ اللہ
کہ نزدِ ہر صدی یک مصلح امت شود پیدا
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بہ روند
کہ ہر کجا کہ غنی مے بُود گدا باشد

(حضرت مسیح موعودؑ)

مذہبی دنیا میں انقلابی علم کلام

براہین احمدیہ (از حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد صد چہاردھم)

"یہ کتاب موجودہ زمانہ کے حالات سے ایسی ہے جسکی نظیر آج تک اسلام میں تصنیف نہیں ہوئی۔۔۔۔ اسکا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی۔ قلمی و لسانی اور قالی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے کہ جسکی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔"
(اشاعة السنة)

یہ کتاب تین سو مضبوط دلائل عقلی و نقلی سے دین اسلام اور نبوت محمدیہ کی حقانیت ثابت کرتی ہے۔ اور جمیع مذاہب مخالف اسلام کو از روئے تحقیق رد کرتی ہے۔

قیمت رعایتی ۱۲ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی

از حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد صد چہاردھم

"یہ کتاب بہت دلچسپ اور مسرت بخش ہے۔ اسکے خیالات روشن اور پر حکمت ہیں۔ پڑھنے والے کے دل سے بے اختیار اس کی تعریف نکلتی ہے۔ یہ کتاب یقیناً اس قابل ہے کہ ہر شخص کے ہاتھ میں ہو۔ جو محمد کے مذہب کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔
(انڈین ریویو)

مذہبی دُنیا میں انقلابی علم کلام

انگریزی ترجمۃ القرآن و تفسیر (از حضرت مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے)

٭

اسے زبان انگریزی میں شرفِ اولیّت حاصل ہے۔ جس کے بعد دیگر تراجم شائع ہوئے مگر جو قبولیت اسے خاص و عام میں حاصل ہوئی وہ کسی دوسرے ترجمہ کو نہیں ہوئی۔ لاکھوں غیر مسلموں کے قلوب دینِ اسلام کی نسبت صاف ہو کر قریب آگئے اور ہزاروں مسلمانوں کو اپنے دین پر محکم یقین پیدا ہو گیا۔

قیمت ۶۰ روپے

(از حضرت مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے)

٭

یہ تفسیر ایک منفرد اور جامع التفاسیر کہلانے کی مستحق ہے۔ الفاظ کی تشریح لغات سے اور آیات کی تفسیر احادیث اقوال صحابہ اور آئمہ کرام سے کی گئی ہے۔ (قیمت ۴۵ روپے)

ملنے کا پتہ

دار الکتب اسلامیہ

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

برانڈرتھ روڈ۔ لاہور